قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

منگل 17 نومبر 2020ء | یکم ربیع الثانی 1442 ہجری قمری | جلد: 2 | شمارہ: 272

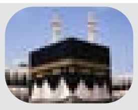

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ

(سورۃ التوبۃ: 119)

ترجمہ: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

’’اللہ تعالیٰ جب بھی انبیاء مبعوث فرماتا ہے تو اس کے ماننے والے، اس پر ایمان لانے والے، تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور ان کے تقویٰ کا اعلیٰ معیار اس لئے قائم ہو رہا ہوتا ہے، اس کا اظہار اس لئے ہو رہا ہوتا ہے، دنیا کو نظر آ رہا ہوتا ہے (ان کی اپنی طرف سے نہیں ہوتا دنیا کو نظر آتا ہے) اور ان کے اندر یہ تبدیلی اس لئے نظر آ رہی ہوتی ہے کہ انہوں نے اس قرب کی وجہ سے جو ان کو نبی سے ہے اللہ کی مدد اور فضل سے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کی ہوتی ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ وہ خود بھی اس سچی پیروی کی وجہ سے، اس سچے ایمان کی وجہ سے، اپنے اندر تقویٰ قائم ہونے کی وجہ سے، اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی وجہ سے، صادقوں میں شامل ہو گئے ہوتے ہیں۔ اور پھر آگے بہت سوں کی رہنمائی کا باعث بنتے ہیں، بن رہے ہوتے ہیں، تو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے یہ فیض رُک نہیں جاتا بلکہ یہ ایک مسلسل عمل ہے۔ ورنہ تو اس آیت میں جو حکم ہے کہ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ اس کا مقصد ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اگر یہ عمل رُکنے والا ہو تو یہ حکم تاریخ کا حصہ بن جائے گا۔ پھر تو لوگ پوچھتے کہ وہ کون ہیں صادق، وہ کہاں ہیں جن کے ساتھ ہم نے ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا ہے۔

تو یہ معرفت کی باتیں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادقؑ کے ذریعے سے ہی پتہ لگی ہیں۔ آپ کی قوت قدسی نے صادقین کی ایک فوج تیار کی جو روحانیت میں اتنی ترقی کر گئی کہ ان کو صحابہ کا مقام حاصل ہوگیا۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کی جماعت میں رہ کر آپ کے قرآنی علوم ومعارف سے فیضیاب ہو کر ہی صادقین میں شمار ہو سکتا ہے۔ تو جہاں اس آیت میں ایمان لانے والوں کو، تقویٰ کی راہوں پر چلنے والوں کو، یہ حکم ہے کہ تم صادقوں کے ساتھ رہو وہاں ہمیں یہ بھی حکم ہے جس کی وجہ سے ہمیں ایک فکر پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے کہ خود بھی صادق بنو۔ اس زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہو گئے ہو تو اپنے اندر بھی پاک تبدیلیاں پیدا کرو۔ خود بھی دوسروں کے لئے رہنمائی کا باعث بنو، ورنہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق صادق تو پیدا ہوتے رہیں گے، لیکن یہ نہ ہو کہ ہم تعلیم سے دُور ہٹ کر گمراہی کے گڑھے میں گرتے چلے جائیں اور صادقین کی ایک اور جماعت آجائے جو لوگوں کی رہنمائی کرنے والی ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ 11/ جون 2004ء بحوالہ الاسلام)

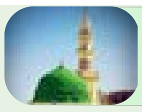

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ’’انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اس لئے اسے غور کرنا چاہئے کہ وہ کسے دوست بنا رہا ہے‘‘۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب۔ باب من یؤمر ان یجالس)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ: ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ان دوشخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا یا تُو اس سے خرید لے گا۔ ورنہ کم ازکم تو اس کی خوشبو اور مہک سونگھ ہی لے گا۔ اور بھٹی جھونکنے والا یا تیرے کپڑوں کو جلادے گا یا اس کا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے گا‘‘۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ۔ باب استحباب مجالسۃ الصالحین)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

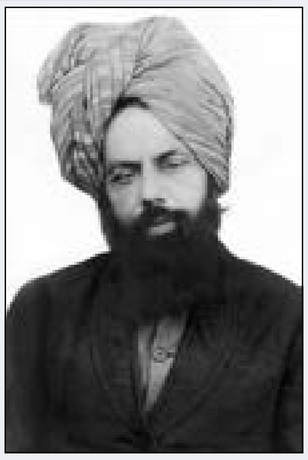

راستبازوں کی صحبت

’’صحبت میں بڑا اثر ہے۔ اس کی تاثیر کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچا ہی دیتی ہے۔ کسی کے پاس اگر خوشبو ہو تو پاس والے کو بھی پہنچ ہی جاتی ہے۔ اسی طرح پر صادقوں کی صحبت ایک روح صدق کی نفخ کر دیتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ گہری صحبت نبی اور صاحب نبی کو ایک کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے جو قرآن شریف میں کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ (التوبۃ: 119) فرمایا ہے۔ اور اسلام کی خوبیوں میں سے یہ ایک بے نظیر خوبی ہے کہ ہر زمانے میں ایسے صادق موجود رہتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 609 ایڈیشن 1988ء)

’’دو چیزیں ہیں ایک تو دعا کرنی چاہئے۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ راستبازوں کی صحبت میں رہ کر کے تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہارا خدا قادر ہے، بینا ہے، سننے والا ہے، دعائیں قبول کرتا ہے اور اپنی رحمت سے بندوں کو صدہا نعمتیں دیتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 62۔ ایڈیشن 1984ء)

اس شمارہ میں

- دربار خلافت
- کلام محمود
- ہستی باری تعالیٰ کے متعلق فطرت کی آواز
- سبزیاں اگائیں۔ صحت مند رہیں

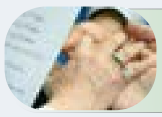

دربارِ خلافت

آنحضرت ﷺ کی تصدیق ان مومنین کے لئے ہوگی جو پہلے انبیاء کی بھی تصدیق کریں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

اور پھر فرمایا کہ آخرت پر بھی یقین رکھو، یہ بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔ اب یہ آخرت کیا ہے؟ آخرت کے معانی سیاق و سباق کے ساتھ یہ ہو سکتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو آپؐ کی غلامی میں آئے اس پر جو وحی نازل ہو اس پر بھی یقین رکھنا۔ جو مسیح موعود اور مہدی معہود آئے گا یقین رکھو کہ وہ آئے گا اور اس پر ایمان لے آنا، یہ بھی ایک مومن کے ایمان کا حصہ ہے۔ آخرت کو اُخروی زندگی بھی کہا جاتا ہے، لیکن جو پہلے معانی ہیں اس سیاق و سباق کے لحاظ سے وہ زیادہ بہتر ہیں اور یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فہم قرآن اور اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کا نتیجہ ہیں کہ یہ معانی ہم تک پہنچے ہیں اور ہم اس پر ایمان لائے ہیں۔ پس یہاں یہ بیان فرما کر کہ جس طرح تمہارے لئے پہلے انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے اور آنحضرت ﷺ پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح تمہیں اس یقین پر بھی قائم رہنا ہوگا کہ آخرین میں جو آنحضرت ﷺ کے غلام کی بعثت ہوگی اس پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ یہ نکتہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’آج میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ قرآن شریف کی وحی اور اس سے پہلی وحی پر ایمان لانے کا ذکر تو قرآن شریف میں موجود ہے، ہماری وحی پر ایمان لانے کا ذکر کیوں نہیں۔ اسی امر پر توجہ کر رہا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور القاء کے یکا یک میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ آیہٗ کریمہ وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ وَبِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ (البقرۃ:5) میں تینوں وحیوں کا ذکر ہے بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ سے قرآن شریف کی وحی اور مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ سے انبیاء سابقین کی وحی اور اٰخِرَۃ سے مراد مسیح موعود کی وحی ہے۔ اٰخِرَۃ کے معنی ہیں پیچھے آنے والی۔ وہ پیچھے آنے والی چیز کیا ہے۔ سیاق کلام سے ظاہر ہے کہ یہاں پیچھے آنے والی چیز سے مراد وہ وحی ہے جو قرآن کریم کے بعد نازل ہوگی کیونکہ اس سے پہلے وحیوں کا ذکر ہے۔ ایک وہ جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی۔ دوسری وہ جو آنحضرت ﷺ سے قبل نازل ہوئی اور تیسری وہ جو آپؐ کے بعد آنے والی تھی‘‘۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ سورۃ البقرۃ آیت 5، ریویو آف ریلیجنز جلد 14 نمبر 4 مارچ اپریل 1915 صفحہ 64 حاشیہ)

پس جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں بتایا تھا کہ آنحضرت ﷺ کی تصدیق ان مومنین کے لئے ہوگی جو پہلے انبیاء کی بھی تصدیق کریں گے اور آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے والے بھی ہوں گے اور بعد میں آنے والے کو بھی مانیں گے۔ تو اس آیت نے اور وضاحت نے دلیل کو مزید مضبوط کر دیا۔ پس ہر ایک احمدی جو حقیقی مومن ہے اور اس ایمان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنا ہے اس کو اس پیغام کو ماننے کے بعد اپنے ایمان میں ترقی کرنے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بجالانے کی طرف مزید کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک مومن کی خصوصیت یہ ہے، جس کا قرآن کریم میں یوں ذکر آتا ہے کہ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (البقرۃ:166) یعنی اور جو لوگ مومنین ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔ پس مومن ہونے کی یہ نشانی ہے کہ ایک سچے مومن کی زندگی صرف ایک ذات کے گرد گھومتی ہے اور گھومنی چاہئے کیونکہ اس کے بغیر ایک مومن، مومن کہلا ہی نہیں سکتا۔ ایک مومن کا غیب پر ایمان، نمازیں پڑھنا، قربانی کرنا، انبیاء پر ایمان، اس وقت کامل ہوگا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے ان تمام احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس شدید محبت کا کیسا اعلیٰ نمونہ ہمارے سامنے رکھا کہ کفار بھی یہ کہہ اٹھے کہ عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ کہ محمد تو اپنے ربّ پر عاشق ہوگیا۔ اور آپؐ نے ہمیں کیا خوبصورت دعا سکھائی ہے کہ اے اللہ مَیں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔ مَیں تجھ سے ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ اپنی اتنی محبت میرے دل میں ڈال دے جو میری اپنی ذات، میرے مال، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔

(صحیح الترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر 3490)

پس ایک مومن کا معیار اور خصوصیت یہ ہے جس کو حاصل کرنے کی ایک مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔ کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں مل سکتی۔ اس لئے اس محبت کے حصول کے لئے بھی اسی کے آگے جھکنا اور اس سے دعائیں کرنا ضروری ہے۔

پھر مومن کی ایک خصوصیت یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ وَاِذَا تُلِیَتۡ عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُہٗ زَادَتۡہُمۡ اِیۡمَانًا وَّعَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ (الانفال:3) یعنی مومن تو صرف وہی ہیں جب

بقیہ صفحہ 8 پر

کلام محمود

ساغرِ حُسن تو پُر ہے کوئی مَے خوار بھی ہو
ہے وہ بے پردہ کوئی طالبِ دیدار بھی ہو

وصل کا لُطف تبھی ہے کہ رہیں ہوش بجا
دل بھی قبضہ میں رہے پہلو میں دلدار بھی ہو

رسمِ مخفی بھی رہے اُلفتِ ظاہر بھی رہے
ایک ہی وقت میں اِخفا بھی ہو اظہار بھی ہو

عشق کی راہ میں دیکھے گا وہی روئے فلاح
جو کہ دیوانہ بھی ہو عاقل و ہشیار بھی ہو

اس کا دَر چھوڑ کے کیوں جاؤں کہاں جاؤں مَیں
اور دُنیا میں کوئی اس کی سی سرکار بھی ہو

ہمسری مجھ سے تجھے کِس طرح حاصل ہو عدو
حال پر تیرے او ناداں نظر یار بھی ہو

بات کیسے ہو موثّر جو نہ ہو دل میں سوز
روشنی کیسے ہو دل مہبطِ انوار بھی ہو

یُونہی بے فائدہ سر مارتے ہیں وَید و طبیب
اُن کے ہاتھوں سے جو اچھا ہو وہ آزار بھی ہو

دَرد کا میرے تو اے جان فقط تم ہو علاج
چارۂ کار بھی ہو مَحرمِ اَسرار بھی ہو

دِل میں اک دَرد ہے پر کس سے کہوں مَیں جا کر
کوئی دُنیا میں مِرا مُونس و غمخوار بھی ہو

سالکِ راہ یہی ایک ہے منہاجِ وصُول
عشقِ دِلدار بھی ہو صحبتِ ابرار بھی ہو

(اخبار الفضل جلد 8۔ 06؍جنوری 1921ء)

تبرکات حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

ہستی باری تعالیٰ کے متعلق فطرت کی آواز

ایک امریکن سائنس دان کی لطیف شہادت

میں نے اپنی کتاب ’’ہمارا خدا‘‘ میں خدا کے فضل سے ہستی باری تعالیٰ کے متعلق کئی قسم کے عقلی دلائل جمع کر کے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت درج کیا ہے۔ ان میں سے بعض دلائل فطرتِ انسانی کی آواز سے تعلق رکھتے ہیں اور بعض نیکی بدی کے شعور پر مبنی ہیں۔ اور بعض قبولیتِ عامہ کی دلیل سے وابستہ ہیں اور بعض شہادتِ صالحین سے تعلق رکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ میری یہ کتاب خدا کے فضل سے کافی مقبول ہوئی ہے اور بہت سے نوجوانوں اور خصوصاً کالج کے طلبہ نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس تعلق میں مجھے محترم میاں عطاء اللہ صاحب امیر جماعت راولپنڈی نے ایک حوالہ بھجوایا ہے جس میں ہستی باری تعالیٰ کے متعلق ایک امریکن سائنس دان کی شہادت درج ہے جو بعینہٖ اسی نوعیت کی ہے جو میں نے اپنی کتاب ’’ہمارا خدا‘‘ میں نظامِ عالم کی دلیل کے ماتحت ایک بدوی عرب کے قول کی بناء پر لکھی ہے۔ میں ان دونوں کو ذیل میں درج کرتا ہوں تا ناظرین یہ اندازہ کر سکیں کہ کس طرح دنیا بھر کے صحیح الفطرت لوگوں کا دماغ جو ہر زمانہ اور ہر قوم اور ہر طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اس معاملہ میں ایک لائن پر کام کرتا چلا آیا ہے۔

میں نے اپنی کتاب ’’ہمارا خدا‘‘ میں لکھا تھا کہ:

’’میرے سامنے اس وقت ایک عرب بدوی کا قول ہے جس سے کسی نے پوچھا تھا کہ تیرے پاس خدا کی کیا دلیل ہے؟ اس نے بے ساختہ جواب دیا کہ:

اَلْبِعْرُ تَدُلُّ عَلَی الْبَعِیْرِ وَ اَثَرُ الْقَدَمِ عَلَی السَّفِیْرِ فَالسَّمَاءُ ذَاتُ الْبُرُوْجِ وَالْاَرْضُ ذَاتُ الْفِجَاجِ اَمَّا تَدُلُّ عَلٰی قَدِیْرٍ۔

یعنی جب کوئی شخص جنگل میں سے گزرتا ہوا ایک اونٹ کی مینگنی دیکھتا ہے تو وہ سمجھ لیتا ہے کہ اس جگہ سے کسی اونٹ کا گزر ہوا۔ اور جب وہ صحرا کی ریت پر کسی آدمی کے پاؤں کے نشان پاتا ہے تو وہ یقین کر لیتا ہے کہ یہاں سے کوئی مسافر گزرا ہے۔ تو کیا تمہیں یہ زمین مع اپنے وسیع راستوں کے اور یہ آسمان مع اپنے سورج اور چاند اور ستاروں کے دیکھ کر اس طرف خیال نہیں جاتا کہ ان کا بھی کوئی بنانے والا ہوگا؟

اللہ، اللہ کیا ہی سچا اور کیا ہی تصنّع سے خالی مگر دانائی سے پُر یہ کلام ہے جو اس ریگستان کے ناخواندہ فرزند کے منہ سے نکلا۔‘‘

(’’ہمارا خدا‘‘ زیر بحث کائنات خلق کی دلیل صفحہ 57-56)

اب اس کے مقابل پر ناظرین پروفیسر ایڈون کانکلن پرنسٹن یونیورسٹی کا قول ملاحظہ کریں جو امریکہ کے مشہور رسالہ ’’ریڈرز ڈائجسٹ‘‘ بابت ماہِ مئی 1956ء کے صفحہ 87 پر چھپا ہے اور اخبار ’’ٹائمز سٹارسینٹی‘‘ سے نقل کیا گیا ہے۔ پروفیسر صاحب جو ایک بہت مشہور سائنس دان اور پیدائشِ خلق کے مضمون کے ماہر سمجھے جاتے ہیں فرماتے ہیں:

’’یہ خیال کہ زندگی کا آغاز محض کسی اتفاقی حادثہ کے نتیجہ میں ہوا ہے بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ لغت کی ایک مکمل کتاب کسی چھاپہ خانہ کے اتفاقی دھماکے کے نتیجہ میں خود بخود چھپ گئی تھی۔‘‘

ناظرین ملاحظہ کریں کہ کس طرح عرب کے قدیم ناخواندہ بدوی اور امریکہ کے جدید تعلیم یافتہ سائنس دان پروفیسر اس معاملہ میں بعینہٖ ایک رستہ پر گامزن ہوئے ہیں اور پھر اس کے بعد وہ قرآن مجید کی اس آیت پر نظر ڈالیں جہاں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ط اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

(الذاریات:22)

یعنی اے مشرق ومغرب کے لوگو! تم سب ہمارے ہاتھ کی پیدائش ہو۔ پس اپنی فطرتوں پر نظر ڈالو اور دیکھو کہ کیا ان میں خدا کی ہستی کے

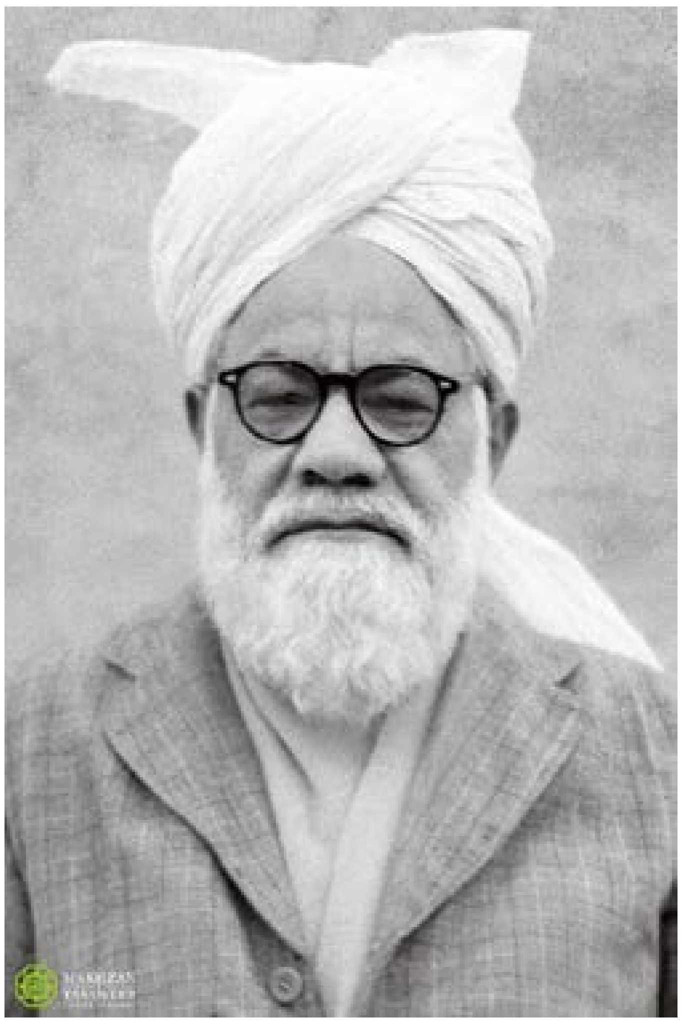

نشان نظر نہیں آرہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منکرینِ خدا کے متعلق خدا کو مخاطب کرتے ہوئے کیا خوب فرمایا ہے کہ:

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا
آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رُخ کافر و دیندار کا

پس اس سے زیادہ اس مختصر نوٹ میں اور کیا کہا جائے۔

اگر درخانہ کس است حرفِ بس است

(محررہ 9مارچ 1959ء)

(روزنامہ الفضل ربوہ 14 مارچ 1959ء)

آں مسیحا کہ بر افلاک مقامش گویند
لطف کردی کہ ازیں خاک نمایاں کردی

آج کی دعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر 202)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھی حَسَنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حَسَنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

یہ قرآن مجید کی حصولِ حسنات دین، دنیا و آخرت کی بہت پیاری دعا ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد بار جماعت کو اس دعا کے پڑھنے کی تحریک فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

’’پھر ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایک دعا سکھائی کہ:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

(البقرۃ: 202)

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’۔۔۔ اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصولِ دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ دین کی خادم ہو۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری یا زادِ راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزلِ مقصود پر پہنچنا ہوتا ہے نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔ اسی طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر۔

اللہ تعالیٰ نے جو یہ تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے، لیکن کس دنیا کو؟ حَسَنَۃُ الدُّنْیَا کو جو آخرت میں حسنات کی موجب ہو جاوے۔ اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حَسَنَاتُ الْاٰخِرَۃ کا خیال رکھنا چاہئے۔ اور ساتھ ہی حَسَنَۃُ الدُّنْیَا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصولِ دنیا کا ذکر آ گیا ہے جو کہ ایک مومن مسلمان کو حصولِ دنیا کے لئے اختیار کرنی چاہئیں۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ نہ وہ طریق (جو) کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسانی کا موجب ہو نہ ہم جنسوں میں کسی عار و شرم کا باعث ہو‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 364,365 جدید ایڈیشن ربوہ)

پس آخرت کی بھی ہمیشہ ایسی حسنات تلاش کریں۔ دنیا کی حسنات وہ ہوں جو آخرت کی حسنات کا وارث بنائیں جس میں حقوق اللہ بھی ادا ہوتے ہوں اور حقوق العباد بھی ادا ہوتے ہوں»۔

(خطبہ جمعہ 10/ ستمبر 2010ء)

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

(سید شمشاد احمد ناصر۔مربی سلسلہ امریکہ)

سبزیاں اُگائیں۔صحت مند رہیں اور اس کے ذریعے بھی تبلیغ میں فائدہ اٹھائیں

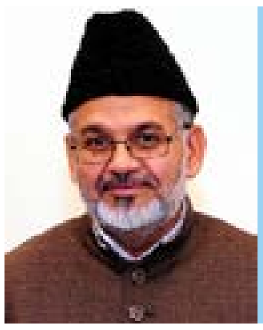

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ایک میٹنگ کے دوران عہدیداران احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور سے سوال کیا کہ ان نئی ایجادات میں سب سے زیادہ نقصان ابھی تک انسان کو کس چیز سے پہنچا ہے۔ جس پر مختلف جوابات دیئے گئے۔ آخر میں حضورؒ نے فرمایا کہ مصنوعی کھاد نے اس وقت تک انسان کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔

(روزنامہ الفضل 16 مئی 2012ء صفحہ 3)

یہ بات بالکل درست ہے۔ اس وقت ہر قسم کی غذائیت خواہ وہ اجناس سے تعلق رکھتی ہو خواہ پھلوں سے یا سبزیوں سے۔ اس کی افزائش مصنوعی طریقے سے کی جارہی ہے۔ ہر جگہ ہر چیز کے فارمز بن چکے ہیں۔ گوشت، دودھ، سبزی، انڈے، مچھلی، مرغی کی افزائش قدرتی طریقے کی بجائے مصنوعی طریق سے ہونے کی وجہ سے یہ سب کچھ انسانی صحت پر بھی اثر انداز ہو رہے ہیں۔

پھلوں کو لے لیں وہ مزا اور ذائقہ ہی نہیں رہا۔ حالانکہ ہر قسم کا پھل اب ہر قسم کے سیزن اور موسم میں دستیاب ہے اور حجم میں پہلے سے کہیں بڑھ کر لیکن وہ مزا ہی نہیں ہے۔ اب تو زمین بھی پیداوار نہیں دیتی جب تک اس میں مصنوعی کھاد نہ ڈالا جائے۔ مصنوعی کھاد ڈالنے سے زمیندار سمجھتا ہے کہ اس کی فصل پہلے سے دوگنی یا تگنی یا چوگنی ہوگئی ہے۔ مگر نہ ہی اس کا مزا رہا ہے اور نہ ہی اس کا وہ فائدہ جو اصل سے حاصل ہوتا تھا۔ اس میں گندم، چاول، مکئی، گنا سب سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

پھر سبزیوں کی طرف آتے ہیں۔ سبزیوں کا بھی یہی حال ہے۔ یورپ اور امریکہ میں اگرچہ ہر قسم کی سبزی ہر موسم میں مل جاتی ہے مگر اسکا بھی وہی حشر ہو رہا ہے جو باقی چیزوں کا ہے۔

کھیرا، کدو، مرچ، بینگن، مولی، شلجم وغیرہ سب کچھ دستیاب ہے لیکن ایک تو حجم میں زیادہ دوسرے وہ مزا کسی بھی چیز کا اس طرح نہیں ہے جس طرح ہوتا تھا۔ خاکسار زراعت کے شعبے کا کوئی ماہر شخص نہیں ہے۔ صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی بات پڑھ کر اس طرف توجہ ہوئی ہے کہ اگرچہ ہم اپنے محدود ذرائع کی وجہ سے ہر قسم کی اجناس، پھلوں اور سبزیوں کو تو نہیں اگا سکتے لیکن ایک محدود پیمانے پر ایسا ضرور کرکے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعت کی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر شعبہ میں راہنمائی فرمائی ہے۔ ربوہ میں اور قادیان میں تو صدر انجمن احمدیہ میں ایک ''ناظر زراعت'' کا شعبہ ہے۔ اسی طرح تحریک جدید میں ''وکیل الزراعت'' کا ایک شعبہ ہے۔ جس کے تحت اندرون ملک (پاکستان) اور بیرون ملک ہر دو شعبے راہنمائی کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تو اس شعبہ کے بھی ماہر ہیں۔ آپ جب گھانا تشریف لے گئے تو وہاں پر گندم اگانے کا تجربہ کیا جو بہت کامیاب رہا۔

میرے کہنے اور لکھنے کی اصل غرض یہ ہے کہ جماعت کے افراد کو گھروں میں از خود سبزیاں اور پھل اگانے چاہئیں جو قدرتی ہوں اور جو مصنوعی کھاد سے پاک ہوں اور یہ کوئی مشکل کام بھی نہیں ہے۔ بہت آسان کام ہے۔ خاکسار کو 8 سال افریقہ میں خدمت کی توفیق ملی اور 34 سال سے امریکہ میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ (گھانا میں بھی، سیرالیون میں بھی اور پھر امریکہ میں بھی) خاکسار نے سبزیاں اگائی ہیں اور اس سے نہ صرف خود فائدہ اٹھایا بلکہ جماعت کے احباب میں بھی تقسیم کیں اور ہمسایوں کو بھی جو کہ دوسرے مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں۔

میرے خیال میں تو یہ تبلیغ کا بھی ایک اچھا ذریعہ ہے۔ اس کا بھی میں ذکر کروں گا۔ اب میں اس ضمن میں کچھ تجربات اور فوائد کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ خاص طور پر ایک مبلغ، مربی اور واقف زندگی کے لئے یہ کس قدر ضروری ہے کہ وہ سبزیاں خود اگائے اور خود کو فائدہ تو ہوتا ہی ہے اس سے دیگر احباب کو بھی فائدہ ہوگا۔

خاکسار نے یہاں امریکہ میں تو متعدد مرتبہ درسوں میں اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی لوگوں نے اس سے فائدہ بھی اٹھایا ہے اور جو لوگ اس میں دلچسپی رکھتے ہیں خاکسار ان کے ساتھ اپنے سبزی کے گارڈن اور سبزیوں کی تصاویر بھی تبادلہ کرتا ہے۔ جس سے ایک خوشی بھی ہوتی ہے۔ الحمد للہ

پاکستان میں رہتے ہوئے تو انسان گھر میں کھانے پینے کے معاملہ میں ہر قسم کے نخرے کرتا ہے اور گھر والے اسے برداشت بھی کر لیتے ہیں مثلاً گھر میں کوئی یہ کہے کہ میں نے یہ نہیں کھانا تو اس کے لئے والدہ یا بیوی یا بہن کوئی دوسری چیز مہیا کر دے گی۔ لیکن اگر باہر کے ممالک مثلاً افریقہ میں چلا گیا ہے۔ جہاں فیملی بھی نہیں اور اپنی من پسند کی چیز بھی پکانے کو نہیں مل رہی تو اس وقت کچھ مشکل زیادہ ہو جاتی ہے۔ خاکسار جب گھانا گیا تو وہاں کے معاشی حالات بہت بدتر تھے۔ اول تو چیزیں ملتی ہی نہ تھیں۔ اگر مل جاتیں تو بہت مہنگی۔

اس سے ایک اور بات یاد آئی کہ اس مہنگائی کی وجہ سے خاکسار نے ایک دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں گھانا سے خط لکھا آپ اس وقت ناظم ارشاد وقف جدید تھے۔ اس میں ہر قسم کی سبزی لکھ کر ساتھ ہی اس کی قیمت بھی لکھ دی اور لکھا کہ یہاں پر مہنگائی بہت کمر توڑ ہے۔ آپ نے اس کا جواب اپنے ہاتھ سے لکھا کہ تمہارا خط ملا جو تم نے لکھا ہے کہ کمر توڑ مہنگائی ہے۔ بے شک ایسا ہی ہے۔ مگر مجھے امید ہے کہ تمہاری کمر اتنی کمزور نہیں ہے کہ اس مہنگائی سے ٹوٹ جائے۔

گھانا میں سبزی اگانے کا تجربہ

جیسا کہ خاکسار اوپر لکھ چکا ہے کہ گھانا کے معاشی حالات اور مہنگائی اور پھر ایسی چیزوں کا نہ ملنا جس کو طبیعت چاہتی ہے کی وجہ سے خاکسار نے خیال کیا کہ یہاں پر اپنے لئے سبزی اگائی جائے۔ میرا مشن ہاؤس کوفوریڈوا میں تھا اور یہ ایک کرائے کا مکان تھا جو صرف 3-4 کمروں اور پختہ برآمدہ پر مشتمل تھا۔ اس کا نہ ہی صحن تھا اور نہ ہی اس میں کوئی چھوٹی سے جگہ جس میں کہ خاکسار سبزی اگا سکتا۔

مالک مکان لینڈ لارڈ ایک عیسائی تھا۔ جو بہت شریف النفس انسان تھا۔ خاکسار نے اس سے پوچھا کہ میں آپ کے گھر کے سامنے (اس کے گھر کے سامنے کافی زمین تھی جس پر وہ خود سبزی اور پھل بیچنے کے لئے اگاتا تھا) کچھ بیج دوں تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا؟ وہ کہنے لگا کیا بیجنا چاہتے ہو۔ مجھے اس وقت کہیں سے 3-4 بیج مولیوں کے ملے تھے میں نے کہا (Redish) کہنے لگا وہ سامنے کیلے کا درخت ہے اس کے ساتھ اگا لو۔ میں نے وہ 3-4 بیج وہیں اگا دیے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ سارے کے سارے بیج اُگ آئے اور بڑی بڑی لمبی 3-4 مولیاں ہوگئیں۔

پاکستان میں سنا تھا کہ گھروں میں مولی اور پالک کا سالن بناتے ہیں۔ اور میں نے کبھی مولی کا سالن پاکستان میں نہیں کھایا تھا۔ خیر جب مولی قریباً ایک ایک فٹ کی ہوگئی تو ایک دن ایک مولی زمین سے نکال کر اسے پتوں سمیت پکالی اور دو تین دن اس طرح سالن کھایا۔ پھر اسی طرح دوسری دو تین مولیوں کے ساتھ بھی کیا۔ پالک وغیرہ ملنا مشکل تھا اس لئے مولی کے پتے ہی ڈال کر سالن بنالیا۔

ایک دفعہ گھانا ہی میں مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب فرخ جو سویڈرو ہسپتال میں ہوتے تھے اکرا میں ہسپتال کے لئے دوائیاں خریدنے کے لئے آئے۔ میں بھی ان دنوں آیا ہوا تھا کسی میٹنگ کے لئے۔ چنانچہ ہم اپنے میزبان (مکرم مولوی غلام احمد صاحب خادم مربی سلسلہ۔ حال یوکے) کے ساتھ شہر میں گئے۔ وہاں ان دنوں ہندوستانیوں کے دو بڑے سٹور چیلا رام اور کنگزوے ہوتے تھے۔ ہم ہر دو سٹورز پر گئے کہ شاید کوئی کھانے پینے کی اشیاء مل جائیں اور ہم خرید لیں۔ دونوں میں سے صرف ایک سٹور پر ثابت مونگ کی دال کے 3 پیکٹ ملے جو ایک ایک پاؤنڈ کے تھے۔ وہ ہم تینوں نے اٹھالئے۔ مکرم غلام احمد صاحب خادم نے تو اسی دن ہماری اسی دال سے مہمان نوازی کر دی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے۔ خاکسار بھی اپنا مونگ کی دال کا پیکٹ ساتھ لے آیا۔ خاکسار نے اس میں سے ایک دفعہ تو پکالی۔ پھر خیال آیا کہ یہ تو ختم ہوجائے گا دو تین دفعہ میں کیوں نہ اسے بو دیا جائے۔ میرے لئے مسئلہ وہی تھا کہ جگہ نہ تھی۔ خاکسار اپنے مالک مکان کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے اپنے لئے کچھ اگانا ہے کوئی جگہ بتاؤ۔ کہنے لگا ٹھیک ہے اور اس نے مجھے قریباً ایک مرلہ جگہ مشن ہاؤس کے ساتھ ہی دے دی کہ تم یہاں اپنی سبزی اگا لیا کرو۔ خاکسار نے بقیہ ثابت مونگ جو اس غرض کے لئے بچائے گئے تھے وہ اگالئے اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے اس میں بہت برکت رکھ دی۔ اس کے دو سال بعد میرا تبادلہ 1982ء میں گھانا سے سیرالیون ہوا تو خاکسار 19 پونڈ ثابت مونگ گھانا سے سیرالیون بھی ساتھ لے کر گیا۔ اس خیال سے کہ پتہ نہیں سیرالیون میں کیا حالات ہیں؟ اس کے علاوہ خاکسار دیگر دوستوں کو بھی یہ تحفہ دیتا رہا۔ اس وقت دال کا ملنا کسی نعمت سے کم نہ ہوتا تھا۔

سیرالیون میں

جب خاکسار 1982ء میں سیرالیون آیا تو خاکسار کا تقرر مگبورکا میں ہوا۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت پرانی جماعت ہے اور ایک مشن ہاؤس بھی ہے۔ مشن ہاؤس بہت چھوٹا سا تھا، چھوٹے چھوٹے 2 کمروں پر مشتمل، ایک کھلا برآمدہ، اس کے پیچھے تھوڑی سے کھلی جگہ تھی۔ وہ جگہ اپنی نہ تھی لیکن تھی ایک احمدی کی۔ خاکسار نے مشن ہاؤس کی چار دیواری بنوانا

چاہئی۔ اس لئے صحن کے لئے 4-5 فٹ سے زائد جگہ نہ رہی۔ پھر اس مکان میں پانی کی بھی مشکل تھی۔ یہاں پانی نہ تھا۔ پانی باہر سے لانا پڑتا تھا۔ ساتھ ہی نصف میل پر ایک نہر تھی اور کچھ لوگوں نے اپنے اپنے گھروں میں پانی کے نل لگوائے ہوئے تھے۔ ایک آدھ کنواں بھی تھا، جہاں سے لوگ پانی لے آتے تھے۔ خاکسار نے گھر کی چار دیواری بنانے کے بعد اندر جو جگہ تھی وہ تو صحن کے لئے بھی ناکافی تھی مگر اس کے باوجود خاکسار نے وہاں پپیتے کے درخت اگائے اور لکڑی کے چوکھٹے بنوا کر ان کے اندر مٹی بھر لی اور ٹماٹر، کریلے اور اروی لگا لی۔ اس طرح یہاں پر بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے سب سبزی لگائی اور استعمال کی جو مفید تجربہ رہا۔ اروی خاکسار نے ایک بنگالی غیر از جماعت دوست سے لی تھی، جسے اگایا گیا۔ کامیاب تجربہ رہا۔ الحمد للہ

خاکسار نے ذکر کیا ہے کہ یہاں پانی نہ تھا۔ عموماً برسات کے دنوں میں بارش کا پانی جمع کر لیا جاتا تھا۔ بارش کے دنوں میں پانی کی کمی محسوس نہ ہوتی تھی مگر جب بارشوں کا سیزن نہ ہو تو اس میں بہت دقت محسوس ہوتی تھی۔ خاکسار نے محترم امیر صاحب (اس وقت مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری یہاں سیرالیون کے امیر تھے) کی اجازت سے مشن کے باہر ایک کنواں کھدوالیا۔ اس وقت غالباً 80 لیون لاگت آئی تھی۔ اس کا فائدہ نہ صرف ہمیں ہوا بلکہ اور لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھاتے تھے۔ الحمد للہ

افریقہ کے متعلق ایک غلط تاثر یہ پایا جاتا ہے کہ افریقہ ریگستان ہی ریگستان ہے، صحرا ہے۔ اور یہ کہ وہاں صرف گرمی ہی ہوتی ہے اور دور دراز تک پانی نہیں ملتا۔ پتوں پر گزارہ ہوتا ہے وغیرہ۔

افریقہ کے بہت سے ممالک سرسبز وشاداب ہیں۔ بارشوں کا سیزن بھی ہوتا ہے اور زمین تو بہت زرخیز ہے۔ ہاں پانی کی کمی ضرور ہے۔ آپ جو چاہے وہاں اگائیں۔ ہر چیز Organic ہوتی ہے۔ کچھ چیزیں وہاں خود رو بھی ہیں۔ افریقہ کے ممالک میں یہ چیزیں وافر مقدار میں مل جاتی ہیں مثلاً پپیتا بہت ہی میٹھا اور خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ یہ خود رو بھی ہے اور آپ اگا بھی سکتے ہیں۔ مالٹا کافی مقدار میں ہوتا ہے۔ اسی طرح آم بھی ملتا ہے اور اناناس بھی۔ ملیریا میں عام طور پر لوگ مالٹے کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ یہ ہوتا بھی میٹھا ہے۔ کیلا بھی عام مل جاتا ہے جو بہت اچھا ہوتا ہے۔ لوگ اگاتے بھی ہیں۔ بازار میں سبزیوں میں سے عموماً بھنڈی، توری، ٹماٹر، مختلف قسم کی مرچیں، تین چار رنگ اور اقسام کے بینگن، مختلف قسم کے Beans (بینز) جنہیں ہم دالیں کہہ سکتے ہیں لیکن ہماری دالوں سے بہت مختلف، یام، کوکویام (یہ اروی کی طرح ہوتا ہے)، شکرقندی، پھلیاں وغیرہ۔ اُس زمانے میں سفید آٹا (میدہ) ملتا تھا جو غالباً امریکہ سے آتا تھا۔ اسی طرح گندم کا دلیہ بھی تھا۔ (یہ بھی امریکہ سے آتا تھا) خشک دودھ بھی امریکہ سے ہی آتا تھا۔ عموماً لوگ یہ چیزیں استعمال کرتے تھے۔

جیسا کہ خاکسار نے لکھا ہے کہ افریقہ کے اکثر ممالک خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت زرخیز ہیں اس لئے ہمارے مبلغین کرام کو اس بات کا بھی تجربہ کرنا چاہیئے کہ وہ جہاں جہاں مشن ہاؤس ہیں، وہاں پر سبزیاں خود اگایا کریں۔ اپنی پسند کی سبزی اگا سکتے ہیں۔ یہ ورزش کا ذریعہ بھی ہے اور Organic بھی ہوں گی جو صحت کے لئے ضروری ہے۔ بعض ملکوں میں صرف وہاں کی لوکل چیزیں ہی ملتی ہیں۔ اس لئے وہ دوست مبلغ واقفین زندگی جو لوکل چیز نہ کھا سکیں انہیں ضرور اس میدان میں مشق کرنی چاہیئے۔ یہ بہت آسان بھی ہے اور فائدہ مند بھی۔

امریکہ میں

خاکسار 1987ء میں امریکہ آیا تو پہلی تقرری ڈیٹن میں ہوئی۔ یہاں پر مسجد تو خدا تعالیٰ کے فضل سے موجود تھی۔ یہ امریکہ میں بنائی جانے والی پہلی مسجد تھی لیکن مربی ہاؤس نہ تھا۔ چنانچہ خاکسار نے یہاں پر 1988ء میں اس وقت کی لاگت کے مطابق 24 ہزار ڈالر کا ایک مکان مسجد کے ساتھ ہی خریدا۔

اس میں بھی تھوڑی سی جگہ تھی جہاں خاکسار نے اروی، ٹماٹر وغیرہ اگائے۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں ہر چیز بآسانی میسر ہے تاہم خود اگا کر کھانے کا مزہ بالکل الگ ہے اور خاکسار کو یہ پسند بھی ہے کہ سبزی اگانی چاہیئے۔ اس لئے تھوڑی جگہ ہونے کے باوجود پھر بھی خاکسار کی یہی کوشش رہی کہ سبزی خود اگائی جائے۔

ہیوسٹن

اس کے بعد 1992ء میں خاکسار کا تبادلہ ہیوسٹن میں ہو گیا۔ وہاں پر کافی وسیع حصہ میں مشن کے ساتھ جگہ تھی اور موسم بھی وہاں کا اچھا تھا۔ یہاں پر بھی خاکسار نے طبع آزمائی کی اور خاص طور پر اروی، کریلے، ٹماٹر، مرچ اور دیگر سبزیاں اگانے کا تجربہ کیا جو بہت کامیاب رہا۔ یہ علاقہ بھی زرخیز ہے اور موسم بھی یہاں کچھ اتنا ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ سال کے 12 مہینوں میں بھی آپ سبزی لگا سکتے ہیں۔

ڈیٹن میں تو سردی بہت زیادہ ہوتی تھی اور برفباری بھی۔ اس لئے صرف مئی سے اکتوبر تک کے مہینوں میں ہی آپ کچھ لگا سکتے ہیں لیکن اس کے بعد نہیں۔ سردی کی وجہ سے ہر چیز ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن یہاں سال کے 12 مہینوں میں آپ کچھ نہ کچھ لگا سکتے ہیں اور ہر قسم کی سبزی اُگا سکتے ہے۔

میری لینڈ

1996ء میں خاکسار کا تبادلہ ہیوسٹن سے میری لینڈ میں سلور سپرنگ مسجد بیت الرحمٰن میں ہوا۔ یہاں پر بھی کافی جگہ میسر آئی جس میں سبزیاں اگائی جا سکتی تھیں مگر یہ جگہ بہت سخت تھی اور گھاس اگا ہوا تھا۔ قریباً ایک کنال جگہ تھی۔ خاکسار نے یہاں پر ہر قسم کی سبزی اگائی جس میں کریلے، بھنڈی، سبز توری، کدو، ٹماٹر، بینگن، مرچیں، اروی، کھیرے اور سکواش وغیرہ شامل ہیں۔

مسجد کے ہمسایہ میں ایک امریکن رہتا تھا۔ اس نے اپنے گھر کے باہر اپنا ایک فارم بنایا ہوا تھا جس میں وہ ہر قسم کی سبزی اور مکئی اگایا کرتا تھا۔ خاکسار نے اس کے ساتھ دوستی کر لی۔ اس نے اپنے ٹریکٹر کے ساتھ میری زمین کو نرم کر دیا صرف یہ نہیں بلکہ وہاں پر باہر کسی اور جگہ سے اصل گوبر والی کھاد کے ٹرک بھی لا کر ڈال دیئے۔ یہاں چونکہ ہرن بھی وافر مقدار میں گھومتے پھرتے ہیں اور سبزی کو خراب کر دیتے ہیں، اس نے میری زمین کے ارد گرد بیٹری کے ساتھ وائر لگا دی جو ہرنوں سے حفاظت کا کام کرتی تھی۔

یہاں پر خاکسار نے قریباً 8 سال تک اس طرح سبزی اگائی اور وافر مقدار میں اگائی نیز وافر مقدار میں پھل بھی اُگایا گیا جو جماعت کے دوستوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ خاکسار یہ اشیاء نزدیکی غیر مسلم ہمسایوں کو بھی دیتا تھا جس کا بہت اچھا اثر ہوتا تھا۔

لاس اینجلس

میری لینڈ میں آٹھ سال خدمت کے بعد 2004ء میں خاکسار لاس اینجلس کے شہر چینو (مسجد بیت الحمید) کیلیفورنیا میں متعین ہوا۔ یہاں پر 5 ایکڑ کے رقبہ پر محیط مسجد اور مشن ہاؤس ہے۔ الحمد للہ۔ یہاں کا موسم بھی کاشتکاری کے لئے بہت اچھا ہے۔ سال کے 12 مہینوں میں آپ ہر چیز اگا سکتے ہیں۔ یہاں پر زیادہ تر پھل اگائے جاتے ہیں۔ خاکسار نے مشن ہاؤس میں انار، امرود، مالٹا، لیموں، انجیر کے کافی درخت لگائے ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک بھرپور پھل دے رہے ہیں۔

اس کے علاوہ یہاں پر مشن ہاؤس میں خاکسار نے گنا بھی اگایا جو اس وقت تک موجود ہے۔

اسی طرح یہاں پر سبزیوں میں مرچ، ٹماٹر، اروی، بھنڈی، کدو اور کھیرے وغیرہ لگائے جاتے رہے۔ یہاں پر ایک جانور گوفر ہوتا ہے جو زمین کے اندر ہی اندر جڑوں کو کھا جاتا ہے۔ مجھے اس کا سامنا کرنا پڑا ہے جس کی وجہ سے کچھ سبزی ہر سال ضائع ہو جاتی رہی ہے۔

مشن کے ساتھ ہی یہاں پر ایک عیسائی شخص مسٹر جارج نامی رہتے تھے، وہ بھی زمیندار تھے۔ ان کے اپنے فارمز تھے جہاں فصل کے علاوہ وہ بکریاں، مرغیاں، انڈے وغیرہ کا بزنس بھی کرتے تھے۔ خاکسار نے ان کے ساتھ دوستی کی ہوئی تھی۔ اور انہوں نے کافی تعاون کیا۔ یہ بھی بہت اچھے شریف النفس انسان تھے۔ امام ہونے کی وجہ سے وہ خاکسار کے ساتھ بہت عزت سے پیش آتے تھے۔ ان سے تعلقات بننے میں یہ واقعہ پیش آیا کہ انہوں نے اپنے گھر کے سامنے سپینش زبان میں ایک بورڈ لگایا ہوا ہے جس پر بکرے اور بھیڑ کی تصویر کے ساتھ لکھا ہوا تھا کہ یہ چیزیں دستیاب ہیں۔ وہ ان چیزوں کا بزنس کرتے ہیں۔ خاکسار نے انہیں فون کیا اور ملنے کا وقت لیا اور عید الاضحیہ کے موقع پر قربانی کے لئے ایک بکرا خریدا۔ اس علاقے میں آپ خود جانور ذبح کر سکتے ہیں اور کوئی قانونی رکاوٹ نہیں ہے۔

اس طرح خاکسار کو جب بھی ضرورت پڑتی تو ان سے جا کر بکرا وغیرہ خرید لیتا۔ بعض اوقات خاکسار پاکستانی کھانا بھی ان کے گھر دے آتا جس کو وہ خوشی سے قبول کرتے اور انجوائے کرتے۔ پھر میرا معمول بن گیا کہ جب بھی گھر میں اچھا کھانا پکتا میں ان کے گھر جا کر کھانا دے آتا۔

ایک دن میں گھر آیا تو پتہ لگا کہ مسٹر جارج آئے تھے اور ایک بکرا ذبح کر کے اور اس کا گوشت بنا کر گھر دے گئے ہیں۔ میں نے رقم دینا چاہی مگر انہوں نے نہ لی اور کہا کہ آپ میرے ہمسائے ہیں اور یہاں مسجد کے امام بھی ہیں۔ وہ اکثر ایسا کرتے رہتے تھے۔ میرا اب بھی یہاں سے ان کے ساتھ تعلق ہے۔ فون پر بات ہو جاتی ہے۔

شکاگو

2014ء میں خاکسار شکاگو میں متعین ہو گیا۔ یہاں پر تو مبلغین کرائے کے مکان میں رہتے تھے۔ البتہ خدا تعالیٰ کے فضل سے 5 ایکڑ کی زمین پر بہت اچھی اور خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے۔ مکرم فلاح الدین شمس صاحب کافی لمبا عرصہ یہاں کے صدر رہے ہیں۔ ان کے زمانے میں یہ مسجد بنی تھی۔ آج کل آپ امریکہ کے نائب امیر ہیں۔ خاکسار نے یہاں تو قریباً 3-4 ماہ مسجد کے دفتر میں ہی رہائش رکھی کیونکہ کرایہ پر موزوں مکان مسجد کے ساتھ نہیں مل رہا تھا۔ اس

حوالہ سے خاکسار نے محترم امیر صاحب سے یہ درخواست کی کہ یہاں پر مربی ہاؤس ہونا چاہیئے جس کی انہوں نے اجازت دے دی اور لوکل فنڈ اکٹھا کیا گیا اور اگلے تین چار ماہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کے بالکل ساتھ ہی قریباً پونے پانچ لاکھ ڈالر میں 5 کمروں پر مشتمل گھر خرید لیا گیا۔مسجد کا پارکنگ لاٹ اور مکان کا صحن ملحق تھے۔ اس مشن ہاؤس میں کافی جگہ تھی۔ خاکسار نے یہاں بھی زمین کو ٹھیک کر کے سبزیاں اگانے کا بندوبست کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً 4 سال یہاں پر جماعتی فرائض کے ساتھ فارغ وقت میں سبزیاں بھی اگائی جاتی رہیں۔سبزی خدا تعالیٰ کے فضل سے اتنی ہوتی تھی کہ جماعت کے اکثر لوگ جب شام کے وقت مغرب کی نماز یا عشاء کی نماز پر آتے تو انہیں دے دی جاتی تھیں۔ یہاں پر بھی ٹماٹر، بھنڈی، کریلے، سکائش، کدو، مرچیں، اروی اور گنا لگایا گیا۔

یہاں میں ایک اور بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ امریکہ میں بھی ایک عرصہ سے نیشنل اور لوکل لیول پر سیکرٹری زراعت کا انتخاب ہوتا ہے۔ جب خاکسار شکاگو آیا تھا تو اس وقت نیشنل سیکرٹری زراعت مکرم ناصر ملک صاحب آف ہیوسٹن منتخب ہوئے۔ یہ ایگریکلچر کے ماہر ہیں اور سارا سال اپنی خود کاشت بھی کرتے ہیں یعنی سبزیاں لگاتے ہیں اور دوسرے بھی ان کی سبزیوں سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

یہ چونکہ اس میں Expert ہیں اور ان کی اسی کام میں ڈگری بھی ہے تو جب وہ نیشنل لیول پر سیکرٹری زراعت تھے تو انہوں نے بہت خدمت کی۔ اپنے گھر میں گرین ہاؤس بنایا ہوا تھا جس میں کافی سبزیوں کے پودے وقت سے پہلے لگا دیتے تھے اور پھر مجلس شوریٰ کے موقعہ پر وہ لے آتے تھے۔ جو دوست اس کام میں دلچسپی رکھتے تھے ان کو مفت میں سبزیوں کی پنیری سپلائی کر دیتے تھے۔ خاکسار نے بھی ان سے کافی فائدہ اٹھایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

اس کے علاوہ میری لینڈ کے علاقہ میں ایک واہلہ فیملی ہے۔انہیں بھی اس کا بہت شوق تھا۔ مکرم شوکت چوہدری واہلہ صاحب نے بھی اپنا بہت بڑا سبزیوں کا فارم بنایا ہوا ہے۔ اور ہم ایک دوسرے سے بیجوں کا تبادلہ بھی کرتے رہتے ہیں۔

خاکسار یہاں شکاگو میں اپنے عیسائی ہمسایوں کو سبزیاں بھی دیتا تھا اور وہ بڑی خوشی سے لیتے کہ Organic سبزی ہے۔ اس سے تعلقات بھی بن جاتے تھے۔ ابھی بھی خاکسار ان عیسائی ہمسایوں کو فون کرتا ہے اور وہ بھی مجھے فون کر لیتے ہیں۔ اس طور پر جب ان سے تعلق بنے تو تبلیغ میں بھی کام آئے۔ شکاگو میں میری ہمسائیگی میں ایک بوڑھے شخص اور ان کی بیوی سے رابطہ بڑھا تو انہوں نے اپنے پادری کو کہہ کر مجھے اپنے چرچ میں بھی بلایا جہاں میں نے کئی مرتبہ جا کر تقریریں کیں اور چرچ کی پادری میرے گھر بھی آئیں۔ جب بھی میرے ہمسایہ کے گھر وہ وزٹ کرتیں تو وہ مجھے بھی بلا لیتے تھے۔

وہاں پر ایک متعصب خاتون میری ہمسایہ بھی تھی۔ اسے بھی جب سبزی دی گئی تو اس کا تعصب آہستہ آہستہ دور ہوا۔ الحمد للہ

ڈیٹرائٹ

خاکسار اکتوبر 2017ء میں شکاگو سے ڈیٹرائٹ میں خدمت کے لئے آیا۔ اکتوبر کے مہینہ میں یہاں سردی شروع ہو جاتی ہے اس لئے اس سال تو کچھ نہ بیج سکا لیکن اگلے سال کے آنے سے پہلے اس کی بھی تیاری شروع کر دی۔ یہاں پر مربی ہاؤس ہے اور بہت اچھا ہے۔ جگہ بھی تھی مگر ہر جگہ گھاس اُگی ہوئی تھی جس کو اکھیڑنا یا ہل چلانا بڑا مشکل کام تھا۔ خاکسار نے اس کا حل یہ نکالا کہ جتنی جگہ پر سبزیوں کا گارڈن بنانا تھا اتنی جگہ پر مٹی کا ایک ٹرک لا کر ڈال دیا جس سے گھاس نیچے دب گئی اور اوپر تازہ مٹی آ گئی اور 2018ء سے اب تک قریباً 3 سال سے یہاں پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت عمدہ تازہ سبزی اُگ رہی ہے۔ یہاں پر سردی زیادہ ہوتی ہے۔بعض اوقات سبزی دیر سے بوئی جاتی ہے اور جلدی ہی سردی آنے کی وجہ سے ختم بھی ہو جاتی ہے۔

عام طور پر مئی کے وسط میں یہاں سبزیاں اور پھل لوگ بو دیتے ہیں۔ اس سال سردی زیادہ لمبا عرصہ چلی اس لئے وسط جون میں جا کر کچھ سبزی بوئی گئی۔سبزیوں میں اس سال بھی خاکسار نے بھنڈی، کالی توری، کدو، ٹماٹر، اروی، گنا، کریلے، مختلف اقسام کی مرچیں، کھیرے، ککڑی اور بینگن وغیرہ لگائے ہوئے ہیں۔ یہاں پر بھی جب میں آیا تو ہمسایوں سے ملا۔ یہاں بھی میں نے محسوس کیا کہ جس گلی میں مشن ہاؤس ہے، کچھ لوگ مسلمانوں سے تعصب رکھتے ہیں۔ ہماری مسجد کا پارکنگ لاٹ اس گلی کے بہت سے مکانوں کے ساتھ ملحق ہے اور انہیں بعض اوقات بغیر وجہ کے بھی شکایات رہتی ہیں۔ خاکسار سب سے ملا، سب کو اپنا تعارف کرایا جس سے ان میں تعصب کا احساس ہوا۔

خاکسار گزشتہ 3 سالوں سے ان سب کے گھر سبزی دیتا ہے اور اب آہستہ آہستہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کا تعصب دور ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سبزی وافر مقدار میں پیدا ہوتی ہے جو خاکسار جماعت کے دوستوں میں ہی تقسیم کر دیتا ہے۔ اس سے سب خوش ہوتے ہیں۔ اس سارے مضمون کو لکھنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ چونکہ آج کل دنیا کے معاشی حالات بھی ایسے ہی ہیں اور مہنگائی کے علاوہ چیزیں بھی خالص نہیں ملتیں اور مصنوعی کھاد کی وجہ سے افزائش میں جو ترقی ہے وہ صحت کے لئے بھی مضر ہے۔ اس لئے اگر تھوڑی سی محنت کی جائے اور دلچسپی لی جائے تو آپ بہت عمدہ تازہ سبزی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس سے آپ کو بھی فائدہ ہو گا، جماعت کو بھی اور بعض جگہ یہ تبلیغ کا بھی ذریعہ بن سکتی ہے۔

اس طرح آپ کی ورزش بھی ہو جاتی ہے جو کہ صحت کے لئے ازبس ضروری ہے۔ جب آپ اپنے تربیتی و تبلیغی کاموں سے تھک جائیں تو گارڈننگ کریں۔ اس کے فوائد میں اوپر لکھ چکا ہوں۔

میں یہاں پر فخر کے ساتھ اس بات کا بھی اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ یہ عاجز حضرت سید میر داؤد احمد صاحب کا ایک ادنیٰ شاگرد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلیفہ وقت کی رہنمائی میں آپ نے طلباء جامعہ کی جو تربیت کی ہے یہ اس کا ہی نتیجہ ہے کہ کسی کام میں بھی مبلغ کو یا واقف زندگی کو عار محسوس نہیں کرنی چاہیئے۔بعض لوگ شاید سبزی اگانے کو پسند نہ کرتے ہوں کہ کون مٹی میں ہاتھ ڈالے اور پسینہ سے شرابور ہو۔ لیکن یہ ہماری ٹریننگ کا ایک حصہ بھی ہے۔ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت سید میر داؤد صاحب مرحوم پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے فرمایا:

’’میں جامعہ کے طالب علموں کو ہر فن مولا بنانا چاہتا ہوں اور میں تو دوسرے اداروں سے کہتا ہوں کہ تم اپنے طلباء کے ساتھ میرے جامعہ کے طلباء کا جس چیز میں مرضی مقابلہ کروالو، انشاء اللہ میرے طلباء ہی جیتیں گے۔ پھر فرمانے لگے کہ کسی طالب علم کو بھی کسی کام کرنے میں کسی قسم کی عار محسوس نہیں کرنی چاہیئے۔ ہر کام میں حصہ لینا چاہیئے۔ میں گلی ڈنڈا کھیلتا رہا ہوں اور اب بھی کھیل سکتا ہوں۔ اگر مجھے کہا جائے ڈھول بجاؤ تو میں ڈھول بجا سکتا ہوں۔ اگر مجھے گدھے دیئے جائیں اور کہا جائے کہ ہانکو تو میں گدھے ہانک سکتا ہوں اس پر مجھے کوئی شرم محسوس نہیں ہوتی۔‘‘

(سیرت داؤد صفحہ 105)

اسی طرح ایک اور موقعہ کے متعلق مکرم بشارت محمود صاحب لکھتے ہیں: ’’ایک واقعہ جو میر صاحب کی خلافت سے ازحد عقیدت اور حد درجہ وابستگی کی دلیل ہے، مجھے یاد رہے گا۔ جب حضورؒ (حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ) نے ربوہ میں کثرت سے درخت لگانے کا ارشاد فرمایا اور ہم طلباء جامعہ اس غرض کے لئے گڑھے کھود رہے تھے تو آپ معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی کہ ہمیں گڑھے کھودنے کے لئے کسّیاں مہیا کی گئی ہیں۔ اس کے لئے تو کھرپوں کی ضرورت ہے۔ کسّی سے اس کا کھودنا مشکل ہے۔ آپ نے فرمایا:

’’حضور کا حکم ہے اس لئے تم نے یہ گڑھا بہر حال کھودنا ہے، خواہ کسی طرح کھودو، چاہے مٹی دانتوں سے کاٹو یا ناخنوں سے، اسے کھودو۔‘‘

(سیرت داؤد صفحہ 172)

اب خاکسار کچھ پودوں کی تصاویر اور ان کے اگانے کا طریق بھی ذیل میں لکھ دیتا ہے۔

یورپ اور امریکہ کے علاقوں میں جہاں سردی پڑتی ہے اور برفباری ہوتی ہے وہاں عموماً مئی کے وسط میں ہر قسم کی سبزی بیج دی جاتی ہے اور اس کا سیزن اکتوبر تک یا زیادہ سے زیادہ نومبر تک چلتا ہے کیوں کہ پھر سردی شروع ہو جاتی ہے اور پودا ختم ہو جاتا ہے۔

افریقہ کے ممالک اور وہ ممالک جہاں گرمی یا بہار کا موسم رہتا ہے وہاں پر سبزی کسی وقت بھی اُگائی جاسکتی ہے۔عموماً سردیوں کی سبزی اور ہوتی ہے اور گرمیوں کی اور، لیکن ہو جاتی ہے۔

جہاں تک ان کی نگہداشت کا تعلق ہے تو ہر چیز نگہداشت چاہتی ہے۔ جب پودا زمین سے باہر نکل آئے تو اُسکی جڑ کو نرم کیا جاتا ہے۔ اور زائد جڑی بوٹیوں کو جو وہاں نکل آئی ہوتی ہیں، انہیں تلف کر دینا چاہیئے تا کہ پودے کی جڑ کو زیادہ پھیلنے کا موقعہ ملے۔ جتنا پودا بڑا ہو گا اسی حساب سے اس کو پھل لگنے کی بھی توقع ہے۔

پانی دینا بہت ضروری ہے۔ افریقہ کے ممالک میں تو جب بارشوں کا موسم رہتا ہے تو اس وقت بارشوں کی وجہ سے پانی خود بخود کھیت کو سیراب کر دیتا ہے۔ جب بارشوں کا موسم نہ ہو تو پھر دیکھنا پڑتا ہے کہ مٹی کس قسم کی ہے۔ ریتلی زمین ہے تو بے شک روزانہ پانی دے دیں کیونکہ دن میں گرمی کی شدت کے بعد پانی خشک ہو جاتا ہے اور اگر زمین ٹھیک ہے تو یہ ایک دو دن تک پودے کی جڑ کو تر رکھ سکتا ہے۔ بہر حال دیکھ لیں پتہ لگ جاتا ہے کہ کب پانی کی ضرورت

ہے۔ بیج آپ حکومت کے محکمہ زراعت سے حاصل کر سکتے ہیں یا پھر ”amazon“ سے آرڈر کر سکتے ہیں۔ یا جہاں حکومت کی طرف سے اجازت ہو تو پھر پاکستان انڈیا کے ممالک سے بھی اپنی پسند کی سبزیوں کے بیج منگوائے جاسکتے ہیں۔

کچھ سبزیوں کی پنیری لوکل بھی مل جاتی ہے، اس سے فائدہ حاصل کریں۔ مثلاً یہاں امریکہ میں نرسری میں انڈین کھیرے، مرچ، وغیرہ آسانی کے ساتھ مل جاتی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ پس ہر پودے کی جڑ کو نرم رکھنا، وقت پر پانی دینا، پھر وقت پر پھل اتارنا بھی ضروری ہے۔

خاکسار آخر میں مکرم برادرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ ان کی تحریک پر یہ مضمون لکھا گیا۔

خاکسار نے جیسا کہ ایک جگہ مضمون میں ذکر کیا ہے کہ کئی صاحب ذوق دوستوں کو خاکسار نے اپنے سبزی کے گارڈن اور تازہ سبزیوں کی تصاویر بھیجیں تو انہوں نے اسے سراہا اور کہنے لگے کہ اس پر مضمون لکھیں بہت ممکن ہے کہ بعض مبلغین اس سے میدان عمل میں فائدہ اٹھائیں۔ اس لئے یہ مضمون خالصۃً اس مقصد کے لئے ہی لکھا گیا ہے کہ شاید کسی کے کام آجائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے، خدمت کی توفیق دے اور احسن رنگ میں کام کی توفیق ملے۔ آمین۔

کدو

اروی

بینگن

کریلے

ہری مرچ

زکینی

شملہ مرچ

گنا

بھینڈی

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیں اور وہ جو اپنے ربّ پر توکّل کرتے ہیں۔صرف مومن ہونے کا دعویٰ ہی کافی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے یہاں جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے، جن خصوصیات کی طرف ایک مومن کو توجہ دلائی ہے، وہ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا خوف ان کے دل میں ہوتا ہے۔ وہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے ہیں جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے، یہ خوف ہے کہ میرے محبوب کے حوالے سے میرے سامنے کوئی بات کی جائے اور میں اس پر توجہ نہ دوں، یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ احکامات پر عمل، ان نصائح پر عمل جو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے کی جائیں یا جو اللہ تعالیٰ نے بھیجی ہوں وہ اس لئے کرتا ہے کہ میرا محبوب کہیں مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔ پس اس حوالے سے ہر نصیحت جو ایک مومن کو کی جاتی ہے اس کو اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ایک صحیح مومن اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ میرا خدا جو سب سے زیادہ پیار کرنے والا ہے میری نافرمانی سے کہیں مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔

اور دوسری بات (یہ ہے کہ) جو ایک مومن کے سامنے جب اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں، جب ان نشانات کا ذکر کیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وجہ سے ایک مومن پر ظاہر ہوتے ہیں تو یہ چیز اسے اس کے ایمان میں مزید ترقی کا موجب بنا دیتی ہے۔

اور تیسری اہم بات (یہ) ہے کہ ایمان کی زیادتی کے ساتھ مومن کا معیار توکّل بڑھتا ہے۔ اس کا یقین اللہ تعالیٰ کے سلوک کی وجہ سے بڑھتا چلا جاتا ہے اور ایمان میں بڑھنے کے ساتھ اس کا توکّل بھی بڑھتا چلا جاتا ہے اس میں وہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ وہ دنیاوی چیزوں پر گرنے کی بجائے اور انہی پر مکمل انحصار کرنے کی بجائے اپنی کوشش کرنے کے بعد جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اسباب کا استعمال بھی ہونا چاہئے اور محنت بھی ہونی چاہئے پھر بہتر نتائج کے لئے اللہ تعالیٰ پر معاملہ چھوڑتا ہے۔ اونٹ کا گھٹنا باندھنے کے بعد اس رسّی پر توکّل نہیں کرتا جس سے گھٹنا باندھا گیا ہے بلکہ اس مالک پر توکل کرتا ہے جس کے قبضۂ قدرت میں ہر چیز ہے، جو نگران ہے، جو حفاظت کرنے والا ہے پس یہ توکّل ہے جو ایک مومن کا طرہ امتیاز ہے اور ہونا چاہئے اور یہ اس کی خصوصیت ہے۔

(خطبہ جمعہ 13/ جولائی 2007ء)

جماعتی خبروں کے ریکارڈ محفوظ رکھنے والا اخبار

قارئین جانتے ہیں کہ روزنامہ الفضل آغاز سے ہی جماعتی خبروں اور تقاریب کی رپورٹس شائع کرتا رہا ہے۔ جن کو بعد میں مورّخِ احمدیت تاریخ کا حصہ بناتے رہے ہیں۔ اس لیے دنیا بھر کے تمام جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے معزز عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہاں ہونے والے جماعتی فنکشنز، تقریبات، جلسوں وغیرہ کی خبریں اور رپورٹس جماعتی تاریخ کا ریکارڈ بنانے کے لیے درج ذیل ایڈریس پر بھجوائیں، تا آئندہ نسلیں آپ اور آپ کی جماعت کی کارگزاری کو دیکھ اور پڑھ کر دعا کرسکیں۔ اس سے جماعت کی ترقیات کو دیکھ کر خالق حقیقی کا شکر بھی ادا کرنے کا موقع ملتا ہے اور آپ کے لئے دعا کا موجب بھی''۔ (رپورٹس ٹائپ شدہ اور ورڈ فارمیٹ میں ہوں)۔

info@alfazlonline.org

(ادارہ)

اہل قلم حضرات و خواتین مضامین لکھیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم اور میرے قلم کو ذوالفقارعلی فرمایا۔ اس میں یہی سِرّ ہے کہ زمانہ جنگ وجدل کا نہیں ہے بلکہ قلم کا زمانہ ہے''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 151 زیرعنوان اس زمانہ کا ہتھیار قلم ہے)

اس ارشاد کی تعمیل میں قارئین الفضل سے مضامین، آرٹیکلز لکھنے نیز شعراء سے منظوم کلام بھیجنے کی درخواست ہے۔ یہ موقر اخبار آپ کا اپنا اخبار ہے۔ اس میں تربیتی، تعلیمی، اخلاقی، سائنسی، تاریخی، ادبی اور مختلف علوم وفنون پر مضامین لکھ کر درج ذیل ایڈریس پر بھجوائیں۔خواتین کھانا پکانے کی تراکیب اور آرٹ پر مضامین بھجوا سکتی ہیں۔ ہومیوپیتھی، یونانی طب کے حوالہ سے بھی مضامین لکھے جاسکتے ہیں۔ دنیا بھر کے خوبصورت مقامات کی سیر بھی کروائی جاسکتی ہے۔ ادارہ آپ کا بے حد ممنون ہوگا۔ (تمام مضامین ٹائپ شدہ اور ورڈ فارمیٹ میں ہوں)۔

info@alfazlonline.org

(ادارہ)

قارئین کرام سے ضروری درخواست برائے اطلاعات و اعلانات

قارئین کرام بخوبی جانتے ہیں کہ روزنامہ الفضل کے آغاز سے ہی یہ حسن اور خوبی رہی ہے کہ یہ شادی، نکاح، پیدائش، کامیابی، صحت یابی اور وفات کی اطلاعات و اعلانات بغرض دعا شائع کر کے دنیا بھر کے احمدی حضرات کو ایک دوسرے سے باخبر رکھتا ہے۔

اب جبکہ آن لائن ہونے سے اس کے استفادہ کا دائرہ کار وسعت اختیار کر کے دنیا بھر میں پھیل چکا ہے اور یوں دعا کا فیض بھی تمام دنیا میں بسنے والے احمدی حضرات سے ملنا شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے قارئین سے درخواست ہے کہ وہ شادی بیاہ، نکاح، پیدائش، کامیابی کے علاوہ بیمار عزیزوں کی صحت یابی یا وفات کے اعلانات بھجوائیں۔ اگر نکاح، نمایاں کامیابی یا وفات کی اطلاع کے ساتھ مرد حضرات کی تصویر بھی بھجوائیں تو ادارہ ممنون ہوگا نیز پیدائش پر New born baby اور تکمیل قرآن پر بچوں کی تصاویر بھی اعلانات کے ساتھ درج ذیل ایڈریس پر بھجوائیں۔ اپنی آراء سے بھی ادارہ کو آگاہ کریں تا ان کی روشنی میں اخبار کو آپ کے لئے بہتر بنایا جاسکے۔ (تمام اعلانات ورڈ فارمیٹ میں ٹائپ شدہ ہوں)۔

info@alfazlonline.org

روزنامہ الفضل اور تمام اراکین عملہ کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

17 نومبر 2020ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	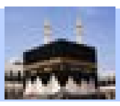	05:13	17:38
مدینہ منورہ	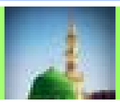	05:18	17:34
قادیان	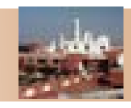	05:34	17:28
ربوہ	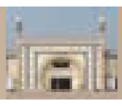	05:14	17:08
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:54	16:12